REGD No. L 5654

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم سہ شنبہ — ۲۸ ذی قعدہ ۱۳۷۷ھ

فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ — ۱۷ احسان ۱۳۳۷ ہش ۱۷ جون ۱۹۵۸ء — نمبر ۱۴۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۶ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مری سے آمدہ ۱۳ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے الحمدللہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزاماً دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۶ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو رات کثرت پیشاب کی شکایت رہی۔ نیز بے چینی کے علاوہ گھٹنے میں درد نقرس کی بھی تکلیف ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب کی صحتیابی کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ کی طبیعت بھی ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

— محترمہ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت تین چار دن سے پھر درد کی شدت اور بے چینی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

— حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی والدہ محترمہ کو نمونیہ اور ضعف قلب کی وجہ سے سانس کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد صحت دے۔ آمین

— مکرم ملک غلام فرید صاحب اور ان کی اہلیہ محترمہ ان دنوں لاہور میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

تعلیم الاسلام کالج میں تقسیم اسناد کی سادہ پُروقار اور مؤثر تقریب

سندات کی تقسیم کے علاوہ محترم پرنسپل صاحب نے یونیورسٹی کی طرف سے محمد سلطان اکبر کو عربی کا طلائی تمغہ بھی عطا فرمایا

ربوہ ۱۶ جون۔ کل صبح تعلیم الاسلام کالج کے وسیع و عریض ہال میں تقسیم اسناد کی تقریب اسلامی آداب کے مطابق نہایت سادہ پُروقار اور مؤثر طریق پر ادا کی گئی۔ اس موقعہ پر کالج کے پرنسپل محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے بی۔ اے بی ایس سی اور بی۔ اے کے یونیورسٹی امتحانات میں گزشتہ سال کامیاب ہونے والے طلباء کو سندات عطا کرنے کے علاوہ کالج کے ہونہار طالب علم محمد سلطان اکبر صاحب کو یونیورسٹی کی طرف سے ایک طلائی تمغہ بھی عطا فرمایا۔ انہوں نے بی۔ اے آنرز کے امتحان عربی میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کئے تھے۔ جلسہ تقسیم اسناد میں طلباء کالج کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے ناظر و وکلاء حضرات افسران صیغہ جات اور بہت سے دیگر احباب بھی شریک ہوئے۔ کالج کی سابقہ روایات کے مطابق جلسہ کی تمام کارروائی اردو میں انجام دی گئی۔

جلسہ تقسیم اسناد کا آغاز

پروگرام کے مطابق پونے آٹھ بجے صبح تک تمام معزز مہمان ہال میں اپنی اپنی کرسیوں پر رونق افروز ہو چکے تھے۔ ٹھیک آٹھ بجے اساتذہ کالج جامۂ فضیلت زیب تن کئے محترم پرنسپل صاحب کی معیت میں جلوس کی صورت میں غربی جانب سے ہال میں داخل ہوئے۔ اساتذہ کرام کے ہال میں داخل ہوتے ہی تمام حاضرین نے احتراماً کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا اور سب نہایت سکوت کی حالت میں اس وقت تک اپنی اپنی جگہ ایستادہ رہے جب تک کہ جلوس پوری تمکنت و وقار کے ساتھ ہال میں سے گزرتا ہوا سٹیج پر نہ پہونچ گیا۔ اور تمام اساتذہ ایک خاص ترتیب کے ساتھ اپنی مقررہ نشستوں پر تشریف فرما ہو گئے۔ محترم پرنسپل صاحب اور اساتذہ کالج کے مسند آرا ہونے پر کالج کے استاد مکرم میاں عطاء الرحمن صاحب نے پرنسپل صاحب سے جلسہ تقسیم اسناد کا افتتاح فرمانے کی درخواست کی۔ اس پر پرنسپل صاحب نے کارروائی کے آغاز کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ سب سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت کی گئی۔ جو کالج کے ایک طالب علم عبدالباسط بٹ نے کی۔ اس طرح جلسہ کی کارروائی کا آغاز کلام پاک کی تلاوت سے ہوا۔

سندات کی تقسیم

بعد ازاں محترم پرنسپل صاحب نے امیدوار پیش کرنے کی ہدایت فرمائی۔ ایم۔ اے بی ایس سی کے تمام امیدوار اپنی کرسیوں سے اٹھ کر منبر کے سامنے آ کھڑے ہوئے۔ اس موقعہ پر مکرم میاں عطاء الرحمن صاحب نے پرنسپل صاحب کی خدمت میں [illegible] کیا۔ "میں یہ امیدوار پیش کرتا ہوں جن کو بی ایس سی کے امتحان کے بعد اس بات کا مستحق سمجھا گیا ہے کہ انہیں باقاعدہ سند دی جائے۔ اور درخواست کرتا ہوں کہ آپ انہیں بی ایس سی کی سند عطا فرمائیں"

محترم پرنسپل صاحب نے امیدواروں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بناء پر میں آپ کو

(باقی صفحہ پر)

عید الاضحیہ بہت قریب آ گئی ہے

احباب قربانی کی رقوم جلد تر بھجوا دیں

— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی —

چونکہ عید الاضحیہ بہت قریب آ گئی ہے۔ اس لئے جو دوست میرے دفتر کے ذریعہ حسب سابق قربانی کروانا چاہیں انہیں چاہیئے کہ وہ اپنی رقوم بہت جلد میرے دفتر میں بھجوا دیں۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ اس دفعہ قربانی کے اچھے جانوروں کی قیمت ۳۰ روپے سے ۳۵ روپے تک ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۶/۶/۵۸

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۷ جون

طریق انتخاب کے متعلق اعتراضات

برطانیہ کے ایک مشہور ادیب اور شاعر گولڈ سمتھ نے ایک نظم بعنوان "دیہاتی سکول ماسٹر" لکھی ہے سکول ماسٹر کے اوصاف بیان کرتے ہوئے گولڈ سمتھ لکھتا ہے۔

Though defeated he will argue still

یعنی گو اسے شکست ہو جاتی۔ پھر بھی وہ بحث کئے چلا جاتا کچھ اسی طرح کی حالت ہمارے مولانا ابوالاعلیٰ صاحب مودودی اور ان کے ترجمانوں کی ہے۔ استصواب کے معاملہ میں عذر خواہی کے ساتھ ہار مان بیٹھے ہوئے ہیں۔ لیکن ایک مزید عذر خواہی کے ساتھ مودودی صاحب اب بعد از جنگ ان اعتراضات کے جواب دے رہے ہیں جو مختلف اطراف سے آپ کی استصوابی مہم پر ہوئے ہیں۔ چنانچہ تسنیم میں آپ کے جوابات بڑے طمطراق سے شائع ہو رہے ہیں۔

جوابات کیا ہیں بس یہ سمجھ لیجئے کہ یہ جوابات ویسے ہی ہیں جیسے کہ جواب برائے جواب کے طور پر دیئے جاتے ہیں۔ یعنی خاموشی اختیار نہیں کی جاتی۔ خواہ اعتراض کتنا ہی معقول ہو۔ استصواب کے خلاف ایک اعتراض یہ تھا کہ

"اسلامی اعتبار سے یہ اس لئے غلط ہے۔ کہ اگر یہ اسلامی چیز ہے تو اسکو کیوں استصواب کے میدان میں لایا جائے۔ اگر یہ اسلامی ہو۔ اور لوگ اس کے خلاف فیصلہ دے دیں تو کیا آپ اسکو مان لیں گے"؟

(بحوالہ روزنامہ منہاج)

مودودی صاحب اس کا ترکی بہ ترکی یہ جواب فرماتے ہیں کہ ایک جمہوری دستور میں استصواب حق و باطل کا فیصلہ کرنے کے لئے نہیں ہوتا صرف یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ عوام کیا قانون چاہتے ہیں۔

یہ جواب سیاست زدہ لوگوں کے لئے خواہ کتنا ہی معقول نظر آتا ہو۔ مگر ایک ایسی جماعت کے امیر کے ہرگز شایان شان نہیں ہے جس کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے طریق کار سے اقامت دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے ایسا طریق کار صرف چالباز دنیا پرست زعماء کا ہو سکتا ہے۔ ورنہ منہاج نبوت پر چلنے کی داعی کوئی جماعت اس کو اختیار نہیں کر سکتی۔ حق کو صرف حقانی طریقوں سے ہی قائم کیا جا سکتا ہے کفار قریش نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا بادشاہ بنا لینے کی پیشکش اس شرط پر کی تھی کہ آپ بتوں کو علی الاعلان برا کہنا ترک کر دیں۔ اگر آپ کی جگہ خدانخواستہ مودودی صاحب ہوتے تو فوراً مصلحت وقت کہہ کر مان لیتے

مودودی صاحب نے اس ضمن میں فرمایا ہے کہ جمہوری دستور میں مجلس قانون ساز اور استصواب کے فیصلے اصولاً ایک قسم کے ہوتے ہیں۔ حالانکہ ان دونوں میں صرف دھندلی سی مماثلت ہے۔ ورنہ اگر دونوں باتیں یکساں ہوں تو مجالس قانون سازی کیوں بنائی جائیں۔ سب سے نمایاں فرق یہ ہے کہ استصواب میں صرف انسانوں کو گنا جاتا ہے تولا نہیں جاتا لیکن مجالس قانون ساز میں شخصیت اور دلائل کا اثر ہوتا ہے۔ پھر ہمارے جیسے ملک میں جہاں عوام کی سیاسی بیداری ہنوز دلی دور است کی مصداق ہے۔ ایسے نازک معاملہ پر جس میں اسلامی اصول متنازعہ فیہ ہوں نہائت ہی مضحکہ خیز ہے۔

پھر اس قسم کے استصواب اور عام انتخابات میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ انتخابات میں کوئی مسئلہ در پیش نہیں ہوتا بلکہ شخصیتیں ہوتی ہیں۔ جن کی اچھائی اور برائی معلوم کرنا کوئی زیادہ دشوار نہیں۔ جداگانہ طریق کو اسلامی مسئلہ کہا جاتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ کئی اہل علم حضرات ایسے ہیں جو اس کو اسلام کے نام پر محض ایک سیاسی سٹنٹ خیال کرتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ یہ مسئلہ دینی اہل علم حضرات کے درمیان بھی متنازعہ فیہ ہے۔ ایسے مسئلہ کو استصواب کے ذریعہ فیصلہ کرانے کی کوشش کرنا محض ایک طالع آزما کی چالبازی تو ہو سکتی ہے کسی سنجیدہ دینی عالم کی تمنا نہیں کہی جا سکتی۔

مودودی صاحب فرماتے ہیں۔

"جس چیز کو ہم باطل سمجھتے ہیں۔ اگر ریفرنڈم میں اکثریت کا فیصلہ اس کی تائید میں ہو جائے۔ تو اس کے معنے یہ نہیں ہیں۔ کہ ہم اسے حق مان لیں گے۔ بلکہ اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ ملک کا قانون وہ چیز قرار پا گئی جس کی تائید میں اکثریت نے فیصلہ دیا ہے۔ ہمیں اس کے بعد بھی یہ حق حاصل رہے گا۔ کہ اسے باطل کہیں۔ اس کے بطلان پر دلائل لائیں۔ اور عوام کی رائے کو اس کے خلاف تیار کرتے رہیں۔ یہاں تک کہ عوام ہی کی اکثریت کو فیصلہ بدلنے پر راضی کر لیں"! (تسنیم ۱۱ جون)

بگلا پکڑنے کی لاجواب ترکیب بھی کچھ اسی قسم کی ہے۔ کسی نے پوچھا کہ سر پر موم رکھتے سے تو پہلے ہی بگلا اڑ جائیگا تو اس کا جواب یہ دیا گیا تھا کہ خیر پھر اس سے بھی کوئی بہتر اور پکی تدبیر سوچی جائے گی۔

بعض اہل علم حضرات نے ایک اعتراض یہ بھی کیا ہے۔ کہ جداگانہ اور مخلوط دونوں ہی طریقے غیر اسلامی ہیں۔ کیونکہ اسلام کی رو سے تو مجلس شوریٰ میں غیر مسلم کی نمائندگی ہی اصولاً غلط ہے۔ اس کے جواب کا آغاز مودودی صاحب نے علمائے کرام کے متعلق حسب ذیل خوش کلامی سے کیا ہے۔

دوسرا اعتراض جن لوگوں نے پیش کیا ہے۔ ان کی پوزیشن بھی عجیب ہے۔ جب دستور میں غیر مسلموں کو نمائندگی کا حق دیا گیا۔ اس وقت وہ خاموش رہے جب مخلوط انتخاب کا قانون پاس ہوا۔ اس وقت بھی وہ منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے رہے۔ آج بھی غیر مسلموں کے حق نمائندگی کو دستور سے منسوخ کرانے کے لئے وہ کوئی ایجی ٹیشن نہیں فرما رہے ہیں۔ یہ نکتہ ان کو صرف اس وقت سوجھتا ہے۔ جب جداگانہ انتخاب کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بات خود واضح ہو جاتی ہے کہ دراصل یہ اپنے مخصوص پیشواؤں کی پیروی میں مسلم و غیر مسلم کی متحدہ قومیت کے قائل ہیں۔ اور ان کے پیش نظر صرف یہ ہے کہ کسی طرح مخلوط انتخاب یہاں رائج ہو جائے۔ غیر مسلم کے حق نمائندگی کا انکار صرف ایک بہانہ ہے۔ جو اپنی اغراض کے لئے انہوں نے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ ورنہ یہ بتائیں کہ اپنے ان پیشواؤں کے متعلق ان کی کیا رائے ہے۔ جنہوں نے ہندوستان میں لادینی سیاست کے قیام کی حمایت فرمائی تھی"۔ (تسنیم ۱۱ جون)

اس خوش کلامی کے بعد مولانا مودودی صاحب اصل اعتراض کے جواب میں فرماتے ہیں کہ مخلوط انتخاب ہوا تو مسلمان ہندو عیسائی صرف بطور پاکستانی کے بول سکیں گے۔ لیکن جداگانہ ہوا تو مسلمان اسلامی معاملات پر بول سکیں گے۔ پھر خود ہی سوچکر فرماتے ہیں کہ

"اس نظام میں زیادہ سے زیادہ اگر کوئی قباحت ہے تو صرف یہ ہے کہ اس کے اندر غیر مسلم نمائندے بھی قانون سازی اور حکومت کی راہ نمائی میں حصہ دار ہوں گے"۔

جس چیز کو مولانا صرف قباحت کہہ کر ٹالنا چاہتے ہیں۔ اصل اعتراض تو یہی ہے۔ جب اندر جا کر سب ہندو مسلم عیسائی برابر ہیں۔ تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ کہ کوئی کس دروازہ سے داخل ہوتا ہے۔ پھر یہ بات بھی عام عقل سے بالا ہے۔ کہ جدا دروازہ سے آنے سے تو مسلمان اکثریت کو اسلامی قانون بنانے کا حق ہو جائے گا۔ لیکن سب ایک دروازے سے آئیں تو انہیں کوئی حق نہیں رہے گا۔

قطع نظر اس کے کہ یہ محض ریفسطائی بازیگری ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جداگانہ طریق سے مسلمانوں کو اسلامی قانون بنانے کا حق ہوگا۔ تو کیا ہندوؤں اور عیسائیوں کو اپنے اپنے مذاہب کے مطابق دستور بنانے کا بھی حق نہیں ہوگا اس کا جواب یہی دیا جائے گا کہ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اسی لئے وہی اپنی مرضی کے مطابق قانون بنانے کا حق رکھتے ہیں۔ یعنے آخری فیصلہ صرف اکثریت پر آ جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ مخلوط طریق سے اکثریت کی یہ طاقت کس طرح غیب ہو جاتی ہے۔ یہ دلیل بھی بگلا پکڑنے کی ترکیب ہی ہے۔ اور کچھ بھی نہیں۔

مودودی صاحب یہ دلیل بڑے اعتماد سے دے رہے ہیں لیکن وہ اس کے عواقب کو سمجھنے سے بالکل عاری ہیں۔ اگر جداگانہ طریق سے مسلمانوں کو اسلام کے حق میں بولنے کا حق پیدا ہوگا۔ تو ہندوؤں اور عیسائیوں کو بھی وہی حق پیدا ہوگا۔ کیا وہ اس حق کے پیش نظر یہ سودا بازی کرنے میں غیر حق بجانب ہونگے کہ ملک کے قانون میں آبادی کی مناسبت کے لحاظ سے ان کے خاص قوانین بھی شامل کئے جائیں۔ یعنی اگر اقلیتوں کو پچاس قوانین اسلام کے ماننے پڑیں تو ہندوؤں اور عیسائیوں کے چار پانچ قوانین اکثریت بھی مان لے۔ لیکن اکثریت مان کر نہیں دے گی تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو جداگانہ طریق کا لازمی طور

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

ایک اہم جلسہ۔ فری ٹاؤن میں ایک نئے سکول کے قیام کی تیاری۔ ایک احمدی چیف کے اعزاز میں دعوت

احمدیہ مشن فری ٹاؤن کی مختصر تبلیغی رپورٹ!

(از مکرم مولوی محمود احمد صاحب چیمہ مقیم فری ٹاؤن بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

مؤرخہ ۵۸-۵-۲۴ کو موضع ولنگٹن میں جو فری ٹاؤن سے سات میل کے فاصلہ پر واقع ہے ایک اہم جلسہ منعقد کیا گیا۔ جماعت احمدیہ فری ٹاؤن تقریباً ساری کی ساری لاریوں کے ذریعہ وہاں پہنچی اور حسنِ اتفاق سے ہمارے احمدی بھائی چیف کمانڈا قاسم صاحب اور ان کے ترجمان پاسوری بانگورا صاحب جو ہمارے لوکل مشنری بھی ہیں نے بھی اس جلسہ میں شرکت فرمائی۔ قصبہ کے لوکل مرد اور عورتیں بھی جمع ہو گئے۔ اس قصبہ میں گو اکثریت عیسائی لوگوں کی ہے۔ مگر منٹنی قوم (جس کی اکثریت اس ملک میں مسلمان ہے) کے کافی مسلمان یہاں بستے ہیں اور عرصے ہمارے ایک احمدی دوست مسمی فایا کسی صاحب کے زیر تبلیغ ہیں۔

جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ جس کے بعد سب سے پہلے ہمارے لوکل مشنری پاسوری بانگورا صاحب نے تقریر کی۔ آپ نے قرآن کریم کی بعض آیات سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت بیان کی بعد ازاں خاکسار نے تقریر کی جس میں قرآن کریم کی سورۃ صف سے اسمہٗ احمد والی پیشگوئی پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ پھر سورۃ جمعہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت واضح کی۔ اسی طرح احادیث نبوی سے بہت سی نشانیاں جو مسیح موعود کی آمد کے بارہ میں لکھی ہوئی ہیں ان کو بیان کیا۔ اور دلائل کے ساتھ حضور کی صداقت ثابت کی۔

خاکسار کی تقریر کے بعد جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے پریذیڈنٹ جناب مختار سوارے دین صاحب نے تقریر فرمائی آپ نے فرمایا کہ احمدیت کوئی نیا دین نہیں ہے بلکہ عین اسلام ہے احمدیت چونکہ پرانی رسموں کو جو کہ مسلمانوں نے اپنی کم علمی کی وجہ سے اسلام میں داخل کر رکھی ہیں۔ ہٹاتی ہے۔ اس لئے بعض لوگ احمدیت کو نیا مذہب خیال کرتے ہیں۔ ورنہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور اسلام احمدیت ہے آپ نے فرمایا کہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ اور آخری زمانہ میں مسلمانوں کی ہدایت کے لئے آسمان سے نازل ہونگے یہ عقیدہ قرآن کریم کی رو سے بالکل غلط ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ اور وفات یافتہ شخص دوبارہ اس دنیا میں نہیں آیا کرتے۔

اس کے بعد وہاں کے لوکل چیف مسٹر سانڈیگی سیسے صاحب اور لوکل امام ابوبکر صاحب نے مختصر الفاظ میں ہمارا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ہمیں احمدیت کے عقائد کے بارہ میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ہم سوچ رہے ہیں۔ کہ ہم بھی آپ کے ساتھ شامل ہو جائیں تاکہ ہماری بھی اصلاح ہو اور ہم بھی اسلام کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور عمل پیرا ہو سکیں بعد ازاں چیف سانڈیگی سیسے صاحب نے کچھ رقم بطور تحفہ پیش کی۔ جلسہ دعا کے ساتھ بخیریت ختم ہوا۔

مولوی سید احمد شاہ صاحب اور چیف کمانڈا قاسم صاحب کے اعزاز میں دعوت

مؤرخہ ۵۸-۵-۴ کو مولوی سید احمد شاہ صاحب مبلغ سلسلہ اور چیف کمانڈا قاسم صاحب کے اعزاز میں مسجد احمدیہ فری ٹاؤن میں جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کی طرف سے ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ اجلاس کی صدارت مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ سیرالیون مشن نے کی سب سے پہلے ہمارے ایک مخلص نوجوان محمد بشیر صاحب نے خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے نو آمدہ مبلغ سلسلہ سید احمد شاہ صاحب اور چیف کمانڈا قاسم صاحب کو خوش آمدید کہا۔

پریذیڈنٹ صاحب کی تقریر

جماعت احمدیہ فری ٹاؤن کے پریذیڈنٹ جناب مختار سوارے دین صاحب نے مکرم سید احمد شاہ صاحب اور چیف قاسم صاحب کو خوش آمدید کہا۔ آپ نے فرمایا کہ جب بھی ہمیں اپنا کوئی دینی بھائی ملتا ہے۔ تو ہم کو بہت خوشی ہوتی ہے خصوصاً مبلغین کرام کو۔ کیونکہ یہ لوگ ہماری خاطر اپنے بال بچوں اور اپنے وطن کو چھوڑ کر ہزاروں میل کا سفر طے کر کے اور سینکڑوں روپے خرچ کر کے یہاں آتے ہیں۔ اور ہمیں اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کرتے ہیں۔ لہذا ہم پر واجب ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی عزت و توقیر کریں۔ اور جس طرح بھی ہو سکے ان کی مدد کی جائے۔

بعدہٗ خاکسار نے بطور انچارج فری ٹاؤن مشن مختصر الفاظ میں معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔ نیز بتایا کہ ہمارے مبلغین کرام کیوں اور کس وجہ سے عزت کے مستحق ہیں۔ پھر میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کو اس دنیا میں عزت دی گئی۔ اور وہ اس دنیا کے فاتح ہوئے مگر اسکے بعد ایک ایسا زمانہ آیا کہ قرآن کریم کو مہجور و متروک کیا گیا۔ تب وہ مسلمان جو کہ اس دنیا کے فاتح تھے۔ ان کی نسلیں قعر مذلت میں جا پڑیں اور ان کو ہر عزت کے مقام سے دھتکارا گیا مگر اب پھر وہ زمانہ آیا ہے جس میں خدا تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے اب جو شخص بھی اپنے زمانے کے مامور مرسل و ہادی کو شناخت کرے گا۔ اور اس کی اقتدار اور پیروی کرے گا۔ اس کو قرآن کریم کے خزانے دیئے جائیں گے۔ اور وہ اسی طرح عزت حاصل کریں گے جس طرح صحابہ کرام رض نے عزت حاصل کی۔

اب جبکہ چیف کمانڈا صاحب حج کی تیاری کے سلسلہ میں ہمارے ہاں تشریف لائے ہیں۔ اور آپ اپنے علاقہ کے ایک معزز چیف ہیں اور ہمارے احمدی مسلمان بھائی بھی ہیں۔ اور انہوں نے اسلام و احمدیت کی خاطر بہت سی قربانیاں کی ہیں۔ مثلاً بو میں جو ہم نے پریس قائم کیا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس میں اب ہمارا ماہوار اخبار افریقن کریسنٹ چھپ رہا ہے۔ اس میں سب سے بڑا حصہ مالی امداد کا چیف کمانڈا قاسم صاحب نے ہی دیا تھا۔ لہذا آپ اس بات کے مستحق ہیں کہ ہم ان کے لئے دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان کے اخلاص اور ایمان میں اور دینی و دنیوی پوزیشن میں زیادہ سے زیادہ برکت دے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم سید احمد شاہ صاحب مبلغ سیرالیون اور چیف کمانڈا قاسم صاحب نے جماعت احمدیہ فری ٹاؤن اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم شاہ صاحب موصوف نے اپنے لئے تبلیغی میدان میں کامیابی کے لئے حاضرین سے دعا کی درخواست کی۔ اور چیف کمانڈا قاسم صاحب جو کہ اس سال حج کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں۔ نے اپنی خیریت سے جانے اور خیریت سے واپسی اور حج میں کامیابی کے لئے حاضرین سے دعا کی درخواست کی اور شکریہ ادا کیا۔

مکرم امیر جماعتہائے سیرالیون کی تقریر

آخر پر مکرم امیر صاحب سیرالیون مشن نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک وقت تھا کہ ۱۹۳۷ء میں اسی شہر فری ٹاؤن میں جب ہمارے سب سے پہلے مبلغ محترم الحاج نذیر احمد علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ نے تبلیغ شروع کی۔ تو شہر کے سب لوگ کیا عیسائی اور کیا مسلمان ان کے مخالف ہو گئے۔ اور انہیں چیلنج کرنے لگے کہ یہاں تمہیں ہم کامیاب نہیں ہونے دیں گے اور کوئی ایک فرد بھی سیرالیون کا احمدی نہیں ہو سکتا۔ مگر الحاج مرحوم رضی اللہ عنہ نے ہمت نہ ہاری اور پیغام صداقت پہنچاتے رہے۔ اور اس شہر میں باوجود شدید مخالفت اور ناموافق حالات کے احمدیت کا پودا لگا کر چھوڑا اور بیج جو انہوں نے بویا اب ایک مضبوط تناور درخت بن چکا ہے اور اس کی شاخیں ملک کے ہر حصہ ہر طبقہ ہر ضلع اور ہر چیفڈم میں موجود ہیں۔ اب خدا کے

نقشے سے ہماری جماعت میں ہر طبقے اور ہر قوم اور حیثیت کے لوگ شامل ہیں۔ حتیٰ کہ ملک کے سب سے بڑے معزز اور بااثر قبیلہ کے لوگ یعنی چیف شپ اور خداداد قبیلہ بھی داخل ہو کر احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آج ایک مخلص اور معزز احمدی چیف کو آپ خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ کہاں ہیں آج وہ لوگ جو آج سے ۲۰ سال قبل دعویٰ کرتے تھے کہ احمدیت جھوٹی ہے۔ اور اس ملک میں نہیں پھیل سکتی اور اس شہر فری ٹاؤن کا ایک فرد بھی احمدیت قبول نہیں کر سکتا۔ آئیں اور دیکھیں کہ اسی فری ٹاؤن میں خدا کے فضل سے ہمیں اللہ تعالیٰ نے مخلصین کی ایک بڑی تعداد عطا کر دی ہے اور احمدیہ مرکز اور مسجد اور اب احمدیہ سکول قائم کرنے کی بھی توفیق عطا کی ہے۔ پس یہ خدمت روحوں اور انصاف پسند لوگوں کے لئے ہمارے جلسہ احمدیت کی صداقت کا یقینی اور واضح ثبوت ہے۔

اس کے بعد آپ نے مولوی سید احمد شاہ صاحب کو خوش آمدید کہتے ہوئے ان کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس ملک میں آمد ان کے لئے اور اسلام و احمدیت کے لئے مفید و بابرکت کرے اور انہیں بیش از بیش خدمت اسلام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ بعدہٗ آپ نے اجتماعی دعا کروائی۔ اور اس طرح پر یہ تقریب بخیر و خوبی ختم ہوئی۔

دیگر تبلیغی مصروفیات

یہاں فری ٹاؤن میں ہم ایک سکول کھولنا چاہتے ہیں۔ جس کے لئے ہم نے ایک کثیر رقم خرچ کر کے ایک عمارت خریدی۔ اور پھر مرمت کی ہے۔ مگر فرنیچر نہ ہونے کی وجہ سے وہ سکول ابھی تک نہیں کھل سکا۔ اس کے لئے مکرم امیر صاحب نے آنریبل چیف منڈے بورے صاحب منسٹر آف ورکس اینڈ ہوسنگ اور آنریبل چیف اے آر کوکر سے ملاقات کی۔ خاکسار بھی آپ کے ہمراہ تھا۔ وزیر صاحب موصوف نے اس سلسلہ میں پوری امداد کا یقین دلایا اور بعد کو دوسری ملاقات کے موقعہ پر وزیر تعلیم سے ہمیں ملا کر سکول کے بارہ میں ہماری سفارش بھی کی۔ چنانچہ اب منسٹری آف ایجوکیشن کی طرف سے پوری دلچسپی سے اس بارہ میں کارروائی ہو رہی ہے۔

مکرم سید احمد شاہ صاحب کی سیرالیون میں آمد کے وقت یہاں کے روزنامہ اخبار ڈیلی میل میں آپ کی آمد کی خبر شائع ہوئی اور پھر ریڈیو پر بھی آپ کی آمد کی خبر نشر ہوئی۔ اسی طرح ہمارے معزز مہمان گمانڈا قاسم صاحب اور آپ کے ترجمان پا سوری بانگورا اور ایک اور چیف ابوبکر صاحب جب کہ وہ شہر کے بعض اہم مقامات دیکھ رہے تھے اور مکرم امیر صاحب اور خاکسار بھی ہمراہ تھا تو یہاں کے روزنامہ اخبار نے ان کا فوٹو لیا اور اپنے اخبار میں مناسب ریمارکس اور احمدیت کا اچھے پیرائے میں ذکر کر کے شائع کیا۔ اسی طرح ان کے عزم حج کا اعلان ریڈیو پر بھی دو مرتبہ نشر ہوا۔

بالآخر درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہم کو صحیح طور پر اس ملک میں اسلام و احمدیت کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلان نکاح

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۵۸ء بروز ہفتہ بعد نماز عصر مکرم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے مسجد مبارک ربوہ میں عزیزہ نجمہ تنویر بنت سردار عبدالرحمٰن خانصاحب ریلوے کلیمز انسپکٹر ولد خان محمد الدین خانصاحب قوم کھوکھر کا نکاح مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر پر چوہدری ظفر اللہ خانصاحب ولد چوہدری حاکم علی صاحب آف چک ۹ پنیار تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کے ساتھ پڑھا۔ جانبین کے لئے بابرکت ہونے کی دعا فرما کر ممنون کیا جاوے۔

قاضی رشید احمد ارشد ہاشمی
ربوہ

ہم سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ اور پتہ خوشخط لکھا کریں۔
(مینیجر)

مضامین "مولوی نذیر احمد خاں صاحب کے ترجمہ قرآن کریم کے ساتھ ۱۹۱۶ء میں شائع ہوئی اس میں بھی صفحہ ۳۷ پر مندرجہ بالا مضمون شائع شدہ موجود ہے۔ خلاصہ یہ کہ اگرچہ یہ اختلافی امر ہے۔ مگر بعض کے نزدیک مثل شیعہ اصحاب یہی امر مسلم ہے کہ آنحضرت صلعم کی ولادت کے بعد آپ کے والد صاحب نے وفات پائی۔ اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت پر اعتراض کرنا موزوں اور درست نہیں ہے۔

ایک اعتراض کے جواب میں چند مزید حوالجات

از مکرم سید احمد علی صاحب مولوی فاضل مربی سلسلہ احمدیہ مقیم لائلپور

اخبار "الفضل" ۱۳ جون میں مکرم قاضی محمد نذیر صاحب۔ فاضل لائلپوری نے جو "بعض اعتراضات کے جواب" تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں سے ایک اعتراض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارت مندرجہ رسالہ "پیغام صلح" صفحہ ۱۹-۲۰ کی بناء پر کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضور نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم کے والد ماجد آپ کی ولادت کے بعد ہی فوت ہو گئے تھے۔ مکرم قاضی صاحب نے "سیرۃ حلبیہ" جلد اول صفحہ ۵۰ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تائید میں ایک حوالہ تحریر فرمایا ہے اس اعتراض کے جواب میں چند مزید حوالجات خاکسار بھی عرض کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ احباب کے کام آ سکیں۔

اول:۔ "شیعہ" حضرات کے ہاں بلا اختلاف یہی چیز مسلم ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمائی ہے چنانچہ "اصول الکافی للکلینی" صفحہ ۲۶۰ پر لکھا ہے کہ:۔

"توفی ابوہ عبد اللہ بن عبد المطلب بالمدینۃ عند اخوالہ وھو ابن شھرین" (الشافی شرح اصول الکافی جزو ۳ حصہ دوم کتاب الحجۃ صفحہ ۱۲۶)

یعنی "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب نے مدینہ میں جب کہ آنحضرت ابھی دو ماہ کے تھے وفات پائی"۔

دوم:۔ حضرت امام ابن القیم تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"واختلف فی وفاۃ ابیہ عبد اللہ ھل توفی ورسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حمل او توفی بعد ولادتہ علی قولین اصحھما انہ توفی ورسول اللہ صلعم حمل والثانی انہ توفی بعد ولادتہ بسبعۃ اشھر" (زاد المعاد جلد اول فصل فی ذکر النسب النبوی صفحہ ۱۲)

یعنی "اس بات میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلعم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ نے آپ کے بحالت حمل ہونے میں وفات پائی تھی یا کہ آپ کی پیدائش کے بعد؟ ان دونوں باتوں میں سے صحیح ترین یہ ہے کہ آپ کے والد نے آپ کے حمل کی حالت میں وفات پائی۔ مگر دوسرا قول یہ ہے کہ آپ کی پیدائش کے سات ماہ بعد وفات پائی تھی"۔

سوم:۔ "لباب الخیار فی سیرۃ المختار" مصری تاریخ کی مشہور کتاب میں مرقوم ہے کہ:۔

"ثم لم یلبث ابوہ ان توفی وھی حامل بہ او بعد وضعہ بشھرین" (لباب الخیار صفحہ ۲۳)

یعنی آپ کے والد ماجد نے آنحضرت صلعم کے حمل کی حالت میں یا آپ کی ولادت کے دو ماہ بعد وفات پائی"

چہارم:۔ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ

"ولما تم لھا عن حملھا شھران توفی عبد اللہ وقیل توفی فی المھد" (ما ثبت بالسنۃ صفحہ ۳۰)

یعنی "آنحضرت صلعم ابھی دو ماہ کے حمل میں تھے کہ آپ کے والد حضرت عبد اللہ وفات پا گئے۔ اور یہ بھی کہا گیا کہ آپ اس وقت پنگوڑے میں تھے"۔

پنجم:۔ حضرت شاہ رفیع الدین صاحب دہلوی مرحوم کے ترجمہ قرآن کریم کے ساتھ جو فہرست مضامین ۱۳۵۲ھ میں شائع ہوئی اس کے صفحہ ۲۳ پر لکھا ہے کہ:۔

"آپ اپنے والد کے کس قدر انتقال کے بعد پیدا ہوئے؟ اس میں علماء کا بہت اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ آپ دو ماہ کے بطن مادر میں تھے بعض کم و بیش بعض کہتے ہیں آپ ۱-۲ سال کے تھے جب انتقال ہوا۔ بعض کہتے ہیں ۲۱ مہینے کے۔ بعض کہتے ہیں چھ سال کے"

ششم:۔ اسی طرح جو فہرست

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام میں امتی نبی کا دعویٰ

(از مکرم عبداللطیف صاحب شاہد - لاہور)

گذشتہ قسط میں حضرت اقدس علیہ السلام کی تحریرات سے یہ امر بخوبی واضح کیا جا چکا ہے کہ آپ کے نزدیک نبی کی تعریف اور نبوت کا مفہوم صرف اور صرف یہ ہے کہ (۱) آپ کو اللہ تعالیٰ سے بکثرت شرف مکالمات الٰہیہ حاصل ہوا۔ آپ پر کثرت سے اخبار غیبیہ پہلے نبیوں اور رسولوں کی طرح کھولی گئیں جن میں تبشیر و انذار پر مشتمل پیشگوئیاں تھیں (۳) آپ کو اللہ تعالیٰ نے بار بار نبی۔ رسول۔ مرسل۔ بشیر۔ نذیر۔ منذر وغیرہ کے خطاب سے نوازا۔ اس قسط میں ہم حضور کی تحریرات سے ان تین خصوصیات کی حامل نبوت کا دعویٰ پیش کرتے ہیں۔

(۱) "نبی کا نام پانے کے لئے مَیں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔"

(حقیقۃ الوحی ص۳۹۱)

(۲) "پس خدا نے اپنی سنت کے موافق ایک نبی کے مبعوث ہونے تک وہ عذاب ملتوی رکھا اور جب وہ نبی مبعوث ہو گیا تب وہ وقت آیا کہ ان کو اپنے جرائم کی سزا دی جائے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۵۲)

(۳) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ..... کہ اس نے میرا نام نبی رکھا ہے

(〃 ص۶۸)

(۴) وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے (〃 ص۶۵)

(۵) وآخرین منھم لما یلحقوا بھم یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔"

(〃 ص۶۷)

(۶) صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا (〃 ص۱۵۰)

(۷) جبکہ میں نے ثابت کر دیا کہ مسیح ابن مریم فوت ہو گیا اور آنے والا مسیح میں ہوں تو اس صورت میں جو شخص پہلے مسیح کو افضل سمجھتا ہے اس کو نصوص حدیثیہ اور قرآنیہ سے ثابت کرنا چاہئے کہ آنے والا مسیح کچھ چیز ہی نہیں۔ نہ نبی کہلا سکتا ہے نہ حَکَم جو کچھ ہے پہلا ہے۔" (〃 ص۱۵۵)

(۸) "میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔"

(نزول المسیح ص۴۸)

(۹) "میں رسول اور نبی ہوں"

(〃 حاشیہ ص۳)

(۱۰) "ایسا ہی خدا نے اور اس کے رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول رکھا ہے اور تمام خدا تعالیٰ کے نبیوں نے اس کی تعریف کی ہے اور اس کو تمام انبیاء کی صفات کا مظہر ٹھہرایا ہے۔"

(〃 صفحہ ۴۸)

(۱۱) اس کے فیصلہ کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا وہ قرنا کیا ہے۔ وہ اس کا نبی ہوگا۔

(چشمہ معرفت ص۳۱۶)

(۱۲) اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسیٰ ابن مریم کہلایا۔ چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسیٰ ایک نبی ہے۔ پس میرا نام مریم اور عیسیٰ رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔

(براہین حصہ پنجم ص۱۸۹)

(۱۳) خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی کے چھوڑے۔ وہ قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء)

(۱۴) میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا تھا۔

(مجموعہ اشتہارات ص۲۳۷)

(۱۵) صحیح بخاری۔ صحیح مسلم اور انجیل اور دانیال اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر ہے وہاں میری نسبت نبی کا لفظ بولا گیا ہے۔

(اربعین سوم ص۲۵)

(۱۶) اور حدیثوں سے صاف طور سے ثابت ہے کہ اگرچہ مسیح موعود ایک شخص امت میں سے ہے۔ مگر انبیاء کی اس میں شان ہے۔ پھر ایسے شخص کے حق میں صلوٰۃ و سلام کیوں غیر موزوں اور غیر محل ہے

(〃 صفحہ ۲۳)

(۱۷) خدا سے ڈرو اور سمجھو کہ جس شخص کو مسیح موعود کر کے بیان کیا گیا ہے وہ کچھ معمولی آدمی نہیں بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے۔" (〃 ص۲۳)

(۱۸) ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے

(ایک غلطی کا ازالہ ص۱)

(۱۹) میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی اور رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ (〃 ص۵)

(۲۰) اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمدؐ و احمد سے مسمّٰی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔ (〃)

(۲۱) جاہل مخالف میری نسبت الزام لگاتے ہیں کہ یہ شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے مجھے ایسا کوئی دعویٰ نہیں میں اس طور سے جو وہ خیال کرتے ہیں نہ نبی ہوں نہ رسول ہوں۔ ہاں میں اس طور سے نبی ہوں جس طور سے ابھی ہم نے بیان کیا ..... مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے۔

(〃 صفحہ ۱۲)

یہاں پر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جاہل مخالفوں کے نزدیک رسول وہ ہوتا ہے جو نئی کتاب اور نئی شریعت لائے اور حضرت اقدس علیہ السلام کو ایسی نبوت سے سراسر انکار ہے اور اس قسم کے مدعی نبوت پر آپ نے لعنت ڈالی ہے۔

دوسرے جاہل مخالفین کے نزدیک نبی یا رسول کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع نہیں ہوتا بلکہ خود صاحب امت ہوتا ہے۔ اس قسم کی نبوت کا بھی حضور نے کوئی دعویٰ نہیں کیا۔

تیسرے جاہل مخالفین کے نزدیک نبی یا رسول وہ ہوتا ہے جو سابقہ صاحب شریعت نبی کی شریعت کے بعض احکام کو منسوخ کر دے یا بدل دے اور نئے احکام جاری کرے حضور کو کسی ایسی نبوت کا بھی کوئی دعویٰ نہیں ہے آپ کا دعویٰ صرف امتی نبوت کا ہے جس میں سابق نبیوں اور رسولوں کی طرح اللہ تعالیٰ سے بکثرت وحی و الہام کا شرف حاصل ہوتا ہے اور بکثرت امور غیبیہ پر مطلع کئے جانے کی نعمت ملتی ہے اور بار بار نبی اور رسول کے خطاب و القاب موہبت ہوتے ہیں یہ تمام شرف اور بزرگی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی۔ اطاعت اور فنا فی الرسول ہونے کے نتیجہ میں آپ کو ملی جیسا کہ یحببکم اللّٰہ اور من یطع اللّٰہ والرسول والی آیات میں اس نبوت کا ذکر موجود ہے۔ اور سورہ کوثر اور آیت خاتم النبیین میں اسی قسم کی امتی نبوت کی صراحت فرمائی گئی ہے۔

(۲۲) "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں"

(آخری خط مندرجہ اخبار عام)

(باقی)

درخواستِ دعا

میری لڑکی سیدۃ الزہرا کا لاہور میں گلے کا اپریشن ہونے والا ہے۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرماویں۔

سید سردار شاہ
سیکرٹری محکمہ تعمیر ربوہ

واقفین (وقف جدید) کی اطلاع کے لئے

ضروری اعلان

تمام ایسے واقفین کے لئے جنہوں نے تحریک وقف جدید کے تحت اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ اور جو ابھی تک انٹرویو کے لئے نہیں آئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مؤرخہ ۲۱ جون کو ۱۰ بجے صبح سے قبل دفتر وقف جدید میں انٹرویو کے لئے ضرور تشریف لے آئیں۔

آمد و رفت کا خرچ ان کے اپنے ذمہ ہوگا۔ دفتر یہ خرچ ادا نہیں کرے گا۔

(انچارج تحریک وقف جدید)

ضروری اعلان

چندوں کے بقایاجات کی معافی یا شرح چندہ میں کمی کی درخواستوں کی منظوری کا کام نظارت بیت المال کے سپرد ہے۔ لیکن مشرقی پاکستان کی بعض جماعتیں اور احباب ایسی درخواستیں براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیتے ہیں۔ وہاں سے یہ تمام درخواستیں مناسب کارروائی کے لئے نظارت بیت المال میں بھجوا دی جاتی ہیں۔ اس طرح خواہ مخواہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا نہایت قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔

لہٰذا تمام جماعتوں اور احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی درخواستیں نظارت بیت المال کو بھجوائی جاویں۔ نظارت بیت المال ان درخواستوں پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات کی روشنی میں ہی فیصلے کرتی ہے اور ہمیشہ ہمدردانہ رویہ اختیار کرتی ہے۔ اگر کوئی جماعت نظارت بیت المال کے فیصلہ سے مطمئن نہ ہو تو نظارت علیا کی وساطت سے صدر انجمن احمدیہ میں اپیل کی جا سکتی ہے اور اگر صدر انجمن احمدیہ کے فیصلہ سے بھی کسی جماعت کو اطمینان نہ ہو سکے تو صرف اس صورت میں کوئی معاملہ حضور تک لے جانا چاہیئے۔ ورنہ ہر دوست کے لئے لازمی اور ضروری ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے۔ انتظامیہ اور دفتری معاملات میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وقت ضائع کرنے سے پرہیز کرے۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

برائے قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

موجودہ سہ ماہی از یکم مئی تا ۳۱ جولائی کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تصنیفات

۱۔ ایک غلطی کا ازالہ قیمت ۲/
۲۔ تجلیات الٰہیہ 〃 ۶/
۳۔ کشتی نوح 〃 ۱۲/

بطور نصاب مقرر کی جاتی ہیں قائدین اس امر کا اہتمام فرمائیں کہ تمام خدام ان کتب کا مطالعہ کریں۔ آخر میں ان کا زبانی یا تحریری امتحان لے کر مرکز کو نتائج سے مطلع فرماویں۔ یہ کتابیں الشرکۃ الاسلامیہ سے منگوائی جا سکتی ہیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

المصلح کا مسیح موعود نمبر

مجلس انصار اللہ کراچی "المصلح" کا "مسیح موعود نمبر" ماہ جولائی میں شائع کر رہی ہے جس میں سلسلہ کے جلیل القدر اصحاب کے مضامین شائع ہوں گے۔ تمام مضمون نگار حضرات کی خدمت میں فرداً فرداً یہ فہرست بھجوائی جا چکی ہے اب اس اعلان کے ذریعہ ان سے درخواست ہے کہ بیس جون تک وہ اپنے مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ نیز اس نمبر کی افادیت کے پیش نظر احباب جماعت سے بھی درخواست ہے کہ جو احباب اپنے لئے اور تبلیغی اغراض کے لئے یہ نمبر حاصل کرنا چاہیں تو "مجلس انصار اللہ احمدیہ ہال میگزین لین۔ کراچی" کو مطلع فرماویں۔

(مربی سلسلہ احمدیہ کراچی)

قائدین اضلاع و علاقائی کی خدمت میں ایک ضروری گذارش

یہ بات شدت سے محسوس کی جا رہی ہے کہ اکثر دیہاتی مجالس کے خدام "خدام الاحمدیہ" کی اہمیت سے کماحقہٗ واقفیت نہیں رکھتے۔

لہٰذا ایسی صورت میں ان سے ہرگز توقع نہیں کی جا سکتی کہ وہ مالی ذمہ داریوں کو نبھائیں یا خدام الاحمدیہ کے دوسرے کاموں میں ہاتھ بٹانے کے قابل ہوں لہٰذا آپ حضرات سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ ان پر خدام الاحمدیہ کی اہمیت واضح کرنے کے ہر ممکن ذرائع اختیار کریں تا وہ خدام الاحمدیہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زمین خریدنے کے خواہشمند احباب کیلئے
ضروری اعلان

ربوہ کی مقدس بستی میں رہائش کے خواہشمند احباب کی اطلاع کے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس وقت تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جنوب مشرق میں بحساب چھ صد روپے کنال زمین ریزرو کی جا رہی ہے۔ یہاں پر کم از کم دس مرلہ اور زیادہ جتنی زمین کی ضرورت ہو اس کی پوری رقم پیشگی بھجوا کر درخواست دی جائے۔ تا کہ زمین ریزرو کی جا سکے۔

(سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

اطفال کا امتحان ماہ جولائی میں منعقد ہوگا
مجالس اطفال کیلئے ضروری اعلان

مجالس اطفال الاحمدیہ کے امتحان کے لئے آٹھ جون کی تاریخ مقرر کی گئی تھی لیکن چونکہ کتاب بروقت شائع نہیں ہو سکی۔ اور مجالس اطفال کو بھی امتحان کی تیاری کے لئے وقت بہت کم ملا ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب امتحان بجائے ماہ جون کے جولائی میں ہوگا۔ اور اس کی تاریخ کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔

جملہ مجالس اطفال کے مربیان کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو امتحان کی اچھی طرح تیاری کرائیں۔ انہیں تحریک کریں کہ وہ کتابیں پڑھیں اور انہیں یاد کریں۔ اور پھر وقتاً فوقتاً ان کا امتحان لے کر ان کی تیاری کا جائزہ لے لیں۔ نیز جلد سے جلد مرکز کو اطلاع دیں کہ کتنے بچے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں تاکہ مطلوبہ تعداد کے مطابق پرچے تیار کروا کر انہیں بھجوائے جائیں۔

(خورشید احمد مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ترسیل چندہ انصار میں سستی نہ ہونی چاہیئے

بعض عہدیداران انصار کے متعلق یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہ انصار کا فراہم شدہ چندہ بروقت نہیں بھجواتے بلکہ اکٹھا کرتے رہتے ہیں جب خیال آتا ہے بھجوا دیتے ہیں۔ لیکن یہ طریق مناسب نہیں اس سے مرکزی کاموں میں جو تنظیم انصار کے ماتحت جاری کئے ہوئے ہوئے ہیں۔ روپیہ بروقت اور باقاعدہ نہ پہنچنے کی وجہ روکاوٹ پیدا ہوتی ہے اس لئے زعماء صاحبان انصار کو چاہیئے کہ فراہم شدہ چندہ ماہ بماہ بھجوانے کا انتظام فرما[illegible] سوائے ایسی زمیندار جماعتوں کی مجالس انصار کے جن کے اراکین انصار کا تعلق یا زمیندار ہونے کی وجہ سے اپنا چندہ فصل پر ہی ادا کر سکتے ہوں۔ ان کا چندہ فصل وار بھجوایا جا سکتا ہے۔ ورنہ ماہ بماہ چندہ وصول کر کے بھجوا دینا نہایت ضروری ہے۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تحریک جدید کے انیس سالہ بقایادار

تحریک جدید کی انیس سالہ جہاد کبیر کی تاریخ اسلام اور تاریخ احمدیت میں جو بقایادار نام لکھوانے کی شدید خواہش اور امنگ رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنا بقایا جلد سے جلد ادا کرے اور خصوصاً ربوہ معہ حلقہ جھنگ و اضلاع سیالکوٹ۔ لاہور۔ شیخوپورہ کے بقایادار فوری توجہ کر کے ادا کریں۔ کیونکہ ان کی کتابت شروع ہو رہی ہے ورنہ ان کے نام بوجہ بقایا یادگار زمانہ کتابت سے کٹ جائیں گے۔ پس احباب جلد سے جلد بقایا ادا فرمائیں۔ تا نام قائم رہے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی موصی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے (سیکرٹری دفتر بہشتی مقبرہ قادیان)

نمبر ۱۰۴۸ منکہ منظور احمد ولد سید فضل شاہ قوم سید پیشہ وقف زندگی عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن بھینی بانگر ڈاکخانہ خاص تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور آج بتاریخ ۱۳ جولائی ۱۹۴۷ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا باپ اس وقت بفضل خدا زندہ ہے۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۲۹/۱۰ ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمدنی نہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں جو کہ انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

نوٹ۔ میں نے جو وصیت ۱۹۴۷ء کو کی تھی جس کی یہ نقل ہے وہ ہر طرح قائم اور درست ہے اور میں تا زندگی اس پر قائم رہوں گا۔ اس پر مجھے اور نہ میرے ورثا کو کوئی اعتراض نہیں

العبد منظور احمد ولد فضل شاہ

گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا قادیان

گواہ شد محمد شفیع عابد واقف زندگی

گواہ شد ممتاز احمد ہاشمی قادیان

گواہ شد یونس احمد اسلم قادیان

نمبر ۱۲۱۷۷ نجم النساء زوجہ نذیر احمد پشاوری پیشہ خانہ داری عمر ۱۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ مشرقی پنجاب۔ آج بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں۔ منقولہ جائداد میں صرف حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے جو بذمہ خاوند ہے اس کے علاوہ زیور وغیرہ کی صورت میں کوئی جائداد نہیں۔ میں اپنی اس جائداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بعوض حصہ جائداد ادا کروں تو بوقت وفات حساب ادا شدہ رقم مجرا کی جائے گی میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔

الامۃ۔ نجم النساء

گواہ شد نذیر احمد خاوند موصیہ

گواہ شد قاضی عطاء الرحمن قادیان

ضمیمہ وصیت

میں نے اپنی جائداد منقولہ وغیرہ منقولہ کی وصیت جو مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء کو بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کی تھی میری وہ وصیت آج بھی اسی طرح قائم ہے اور تا زیست قائم رہے گی مجھے اور میرے ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ الامۃ نجم النساء بیگم

گواہ شد ملک نذیر احمد پشاوری خاوند موصیہ قادیان۔

گواہ شد واجد حسین والد موصیہ قادیان

نمبر ۱۳۲۱۲ منکہ حلیمہ بی بی بنت عزیز احمد صاحب۔ زوجہ عبد الحلیم صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ صوبہ جموں آج بتاریخ ۲۰ ۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

چونکہ میری جائداد کوئی بھی نہیں۔ البتہ میرے خاوند نے مجھے ایک گائے عطیہ کے طور پر دی ہے جس کی قیمت مبلغ ۸۵/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ میرے خاوند نے مجھے حق مہر مبلغ ۵۱/- روپے دیا ہے۔ گویا کل رقم خاصہ کی ۱۳۶/- روپے بنتی ہے جس میں سے عاجزہ ۱/۳ حصہ یعنی اپنی اس رقم مذکورہ کا تیسرا حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بہ اشاعت اسلام وصیت منہا کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ عاجزہ قسط وار رقم جو کہ مبلغ ۴۵/۵/۴ روپے بحساب سالانہ مبلغ ۱۵/- روپے کے حساب سے داخل خزانہ کرتی رہوں گی اور یہ بھی لکھ دیتی ہوں کہ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی بھی جائداد ہو تو اس کے بھی تیسرے حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ لہذا چند حروف بطور وصیت منہا لکھ دیتی ہوں کہ سند رہے۔

الامۃ نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی

گواہ شد عبد الحلیم خاوند موصیہ

گواہ شد شیخ حمید اللہ مبلغ علاقہ پونچھ

نمبر ۱۳۲۰۹ منکہ محمد فہیم اللہ ولد محمد کریم اللہ صاحب قوم مسلمان شیخ صدیقی پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب آج بتاریخ ۳ فروری ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

میری جائداد ایک پختہ مکان (جس کے ساتھ کچھ کچے مکان مٹی کے بغیر کچہ) ہیں جو کہ چھاؤنی گونہ مذہبہ پوزیشن میں واقع ہیں جس کے چوتھے حصہ کا مالک ہوں اور باقی تین حصے میرے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہیں یہ مکان میرے خالو صاحب مکرم محمد زاہد صاحب پنشنر کی زیر نگرانی ہے وہ بھی اس کے ۱/۴ حصہ کے مالک ہیں۔ میں اپنے ۱/۴ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آجکل اس مکان کا کیس کسٹوڈین کی عدالت میں چل رہا ہے۔ فیصلہ ہونے پر اطلاع دوں گا۔ اگر یہ مکان مالکان کو مل گیا تو میں بازاری ریٹ کے مطابق اس کی قیمت ڈلوا کر اپنے حصہ کی رقم کا ۱/۱۰ حصہ مطابق وصیت حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کر دوں گا انشاء اللہ تعالیٰ

۲۔ میرا گذارہ ماہوار آمد ملازمت پر ہے جو کہ مجھے مبلغ ۸۰/- روپے ماہوار تنخواہ ملتی ہے اس کے علاوہ ۱۰/- روپے ماہوار پنشن بھی ہے اس طرح کل ۹۰/- روپے ماہوار ہوئے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اقرار کرتا ہوں کہ ماہ فروری ۱۹۵۸ء کی تنخواہ سے مبلغ ۹/- روپے ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد ماہوار میں کوئی اضافہ یا کمی آئندہ واقع ہوئی یا جائداد میں کوئی اضافہ یا کمی ہوئی تو صورت حال سے بروقت دفتر انجمن کارپرداز مصالح قبرستان مقبرہ بہشتی قادیان کو مطلع کرتا رہوں گا اور اس کے مطابق رقم داخل کرتا رہوں گا۔

۳۔ نیز اس امر کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ کہ میری مذکورہ جائداد کے علاوہ اگر اور کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ چند حروف بطور وصیت تحریر کر دئے ہیں کہ سند رہے۔

العبد: محمد فہیم اللہ

گواہ شد: مسعود احمد درویش قادیان

گواہ شد: ممتاز احمد ہاشمی سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ قادیان۔

نمبر ۱۳۲۱۱ منکہ عبد العلیم ولد امیر محمد صاحب قوم بھٹی پیشہ زمین داری عمر چالیس سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ صوبہ جموں آج بتاریخ ۲۰ اپریل ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چونکہ میری جائداد حسب ذیل ہے۔ مویشیاں چھ عدد قیمتی ۲۰۰۰/- روپے۔ ملکیتی زمین چالیس کنال جس کی قیمت ۸۰۰۰/- روپیہ کوٹھہ مکان ایک عدد قیمتی ۱۰۰۰/- روپیہ نقدی ۵۰۰/- روپیہ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں۔ گویا کل رقم خاکسار کی مبلغ ۲۲۰۰۰/- روپیہ بنتی ہے جس میں سے خاکسار ۱/۱۰ حصہ گویا اپنی تمام جائداد کا دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان یا اشاعت اسلام بطور وصیت منہا لکھ دیتا ہوں۔ گویا اس جائداد کا دسواں حصہ ۲۲۰۰/- بنتا ہے جو کہ خاکسار قسط وار مبلغ ۲۰/- روپے سالانہ ادا کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اور خاکسار یہ بھی لکھ دیتا ہے کہ اگر مندرجہ بالا جائداد کے علاوہ کوئی بھی خاکسار کی جائداد خاکسار کے مرنے کے بعد ہو تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی لہذا یہ چند حروف بطور وصیت منہا لکھ دیتا ہوں کہ سند رہے۔

العبد: عبد العلیم بقلم خود

گواہ شد: عبد الحق خادم۔ پراونشل سکرٹری تعلیم و تربیت صوبہ جموں جماعت چارکوٹ

گواہ شد: شیخ حمید اللہ مبلغ علاقہ پونچھ

نمبر ۱۳۲۰۸ منکہ سلیمہ بیگم بنت حکیم کرم الدین صاحب زوجہ شیخ حمید اللہ صاحب قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ صوبہ جموں۔ آج بتاریخ ۸ دسمبر ۱۹۵۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

منکہ میں سلیمہ بیگم اہلیہ شیخ حمید اللہ صاحب مبلغ جماعت احمدیہ کو مقیم مولاب حال چارکوٹ ڈاکخانہ راجوری ضلع پونچھ۔ میں اقرار کرتی ہوں۔ اور لکھ دیتی ہوں کہ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے البتہ میرا حق مہر جو کہ مبلغ پانچصد روپیہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے سوا اور کوئی زیور یا جائداد میری نہیں اس میں سے دسواں حصہ ۱/۱۰ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کروں گی۔ اور اگر اس کے علاوہ اور کوئی جائداد میری پیدا ہوئی تو اس میں سے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ لہذا یہ چند حروف بطور وصیت لکھ دیتی ہوں۔ کہ سند رہے

الامۃ خاکسارہ سلیمہ بیگم

گواہ شد کرم الدین تحصیل حویلی ڈاکخانہ پونچھ

گواہ شد شیخ حمید اللہ مبلغ جماعت چارکوٹ علاقہ پونچھ ڈاکخانہ راجوری

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

سابق پنجاب میں سرکاری زمینیں پٹے پر دینے کی سکیم کا اعلان

زمینیں بیس سال کیلئے ٹیوب ویل اور کنوئیں لگانے کی غرض سے دی جائیں گی

لاہور ۱۷ رجون - ایک سرکاری اعلان کے مطابق صوبائی حکومت نے کافی غور وخوض اور محتاط جائزے کے بعد سابق صوبہ پنجاب کے علاقے میں غیر مزروعہ سرکاری زمین پٹہ پر دینے کی ایک سکیم مرتب کی ہے یہ زمین ٹیوب ویل اور کنوئیں لگانے کی شرط پر دی جائے گی۔ سکیم کے بعض نمایاں پہلو درج ذیل ہیں۔

(۱) پٹہ پر دی جانے والی زمین کی اقسام

ایسی غیر مزروعہ سرکاری زمین جنہیں نہری پانی نہیں ملتا اور نہ جنہیں مستقبل قریب میں نہری پانی ملنے کی توقع ہے۔ اس سکیم کے تحت پٹہ پر دی جائیں گی۔ لیکن اس میں ایسی زمینیں شامل نہیں ہوں گی۔ جو کسی شہر کی بیرونی میونسپل حدود کے پانچ میل کے اندر ہوں یا جو بطور چراگاہ محفوظ کی گئی ہوں یا جو زمین سے استفادے کی کسی سکیم (مثلاً بے دخل شدہ مزارعین کی آباد کاری کی سکیم۔ زیادہ اناج اگاؤ سکیم اور باڑا سکیم) کے تحت آتی ہوں۔

پٹہ کی میعاد

ٹیوب ویل اور کنوئیں لگانے کے لئے زمین کے پٹہ کی میعاد بیس برس ہوگی لیکن بعد میں پٹہ دار کی خواہش پر پٹہ کی مزید دس سال کے لئے تجدید بھی ہو سکے گی۔

کرایہ (الف)

پٹہ دار جس دن زمین کا قبضہ لے گا۔ اس کے بعد سے دو سال تک کوئی کرایہ نہیں لیا جائیگا۔ (ب) تیسرے سال سے دسویں سال تک ان علاقوں کی زمینوں کا کرایہ چھ روپے فی ایکڑ فی فصل لیا جائے گا۔ جو پختہ سڑک یا ریلوے سٹیشن سے ایک میل کے فاصلے کے اندر واقع ہوں۔ دوسری زمینوں کے لئے کرایہ پانچ روپے فی ایکڑ فی فصل ہوگا (ج) دس سال کے بعد کرایہ کی شرح میں پچاس فیصد اضافہ کر دیا جائیگا۔

الاٹ منٹ کے یونٹ

ٹیوب ویل لگانیوالوں کو ڈیڑھ سو ایکڑ اور کنوئیں لگانے والوں کو پچیس ایکڑ اراضی دی جائے گی

استحقاق

اس سکیم کے تحت ہر وہ شخص جس کے پاس کاشت کے وسائل ہوں کسی بھی زمین کے لئے درخواست دے سکتا ہے۔ ایک سے زیادہ آدمی بھی مل کر زمین کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ انہیں بھی انفرادی طور پر درخواستیں دینے والوں کے برابر سمجھا جائے گا

زمین دینے والے حکام

(الف) جس زمین کے لئے صرف ایک درخواست موصول ہوگی اس کے پٹہ کی منظوری کلکٹر قواعد کے مطابق دے دیں گے (ب) جہاں ایک سے زائد اشخاص کسی خاص زمین کے امیدوار ہوں گے۔ وہاں کلکٹر کھلی عدالت میں اور امیدواروں کی موجودگی میں قرعہ اندازی کے ذریعے فیصلہ کریں گے۔

قرعہ اندازی کی تاریخ اور وقت کا اعلان کیا جائے گا۔ جس شخص کے نام قرعہ نکلے اسے زمین پٹہ پر لینے کا حق ہوگا۔ بشرطیکہ وہ پٹہ کی تمام شرائط اور قواعد کی تکمیل کرتا ہو

زمین خریدنے کا اختیار

پٹہ دار کو اپنی زمین خریدنے کا بھی اختیار حاصل ہوگا۔ بشرطیکہ وہ مندرجہ ذیل شرائط کی تکمیل کر دے۔

(الف) پٹہ دار کو زمین پر قابض ہوئے دس برس گزر چکے ہوں۔ (ب) اس نے پٹہ کی زمین کے کم از کم نوے فیصد حصہ کو کلکٹر کی تسلی کے مطابق ترقی دے لی ہو یعنی وہ زمین عمدہ کھیت میں تبدیل ہو چکی ہو۔ (ج) پٹہ دار پٹہ کی تمام زمین خریدنے پر آمادہ ہو۔ اسے زمین کا ایک حصہ خریدنے کی اجازت نہیں دی جائے گی (د) خریداری کا حق صرف ان لوگوں کو حاصل ہوگا۔ جن کے پاس یا تو زمین بالکل نہ ہو یا وہ اڑھائی سو ایکڑ سے کم اراضی کے مالک ہوں۔ اس اڑھائی سو ایکڑ میں وہ زمین بھی شامل تصور کی جائے گی۔ جو اس سکیم کے تحت پٹہ پر حاصل کی گئی ہے (ل) زمین کی وہ قیمت وصول کی جائے گی۔ جو خریداری کے وقت اس قسم کی زمینوں کی مارکیٹ قیمت ہو اور جس کی حکومت نے منظوری دے دی ہو (ن) قیمت یا تو تمام کی تمام یکمشت ادا کرنی ہوگی یا پھر حکومت کی مقرر کردہ اقساط دینی ہونگی۔

عام شرائط

زمین پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد پٹہ دار کو ایک سال کے اندر اندر ٹیوب ویل لگانا پڑے گا (ب) پٹہ کے ابتدائی پانچ سال میں پٹہ دار کو کم از کم پچاس فیصد اراضی زیر کاشت لانی ہوگی۔ (ج) ڈویژنل کمشنر کی پیشگی اجازت کے بغیر پٹہ دار اپنی زمین کسی دوسرے کے نام منتقل نہیں کر سکے گا (د) پٹہ دار اپنی زمین کو مسلسل تین سال سے زیادہ عرصے کے لئے کرایہ پر نہیں چڑھا سکے گا۔

تقریب رخصتانہ

ربوہ ——— مورخہ ۱۵ رجون ۱۹۵۶ء بروز اتوار سعیدہ بیگم صاحبہ بنت محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ ان کا نکاح سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محمد ہارون خان صاحب ابن مکرم مولوی ظفر احمد خان صاحب کارکن نظارت امور عامہ کے ہمراہ ۲۹ رسمبر ۱۹۵۰ء کو مسجد مبارک میں پڑھا تھا۔

تقریب رخصتانہ میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام، بزرگان سلسلہ، علمائے کرام اور دیگر احباب کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ امیر مقامی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی بھی ازراہ شفقت تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو منصور احمد صاحب انڈونیشین نے کی۔ مجیب الرحمٰن درد نے درثمین میں سے "محمود کی آمین" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ آخر میں حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے متعلق اجتماعی دعا کرائی۔ احباب بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے خاکسار کو بتاریخ ۷ رجون ۱۹۵۶ء بروز ہفتہ لڑکی عطا فرمائی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صالحہ، خادمہ احمدیت اور ہمارے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین (تاج الدین لائلپوری (ناظم دارالقضاء) ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد (بقیہ صفحہ اول)

(بقیہ صفحہ اول)

بی۔ ایس سی کی سند دیتا ہوں اور تصدیق کے طور پر آپ کو یہ دستاویز دیتا ہوں۔ نیز آپ کو اس جامۂ فضیلت کو بھی پہننے کی اجازت دیتا ہوں جو اس کی علامت ہے"۔ یہ فرمانے کے بعد آپ نے تمام امیدواروں کو سندات عطا کیں۔ بعد ازاں اسی طرح بی۔ اے کے کامیاب امیدوار آپ کی خدمت میں پیش کئے گئے اور آپ نے اسی طریق کے مطابق انہیں بھی سندات عطا فرمائیں نیز آپ نے بی۔ اے آنرز کے ایک کامیاب امیدوار محمد سلطان اکبر کو وہ گولڈ میڈل بھی عطا کیا جو عربی میں سب سے زیادہ نمبر حاصل کرنے کی وجہ سے یونیورسٹی کی طرف سے انہیں دیا گیا ہے۔ یہ میڈل "Dame MalirKotla Gold Medal" کے نام سے موسوم ہے۔ امیدواروں میں سے جو بھی آپ کی خدمت میں پیش ہوتا پہلے آپ سے مصافحہ کرتا پھر آپ اُسے سند عطا کرتے ہوئے بارک اللہ لکم فرماتے اور آپ کی اقتداء میں تمام حاضرین بھی اس اسلامی طریق پر امیدوار کو مبارکباد دیتے۔ چنانچہ جب تک سندات کی تقسیم کا سلسلہ جاری رہا ہال بار بار بارک اللہ لکم کی دھیمی اور خوش آئند آوازوں سے گونجتا رہا بعد ازاں مکرم میاں عطاء الرحمٰن صاحب کی درخواست پر پرنسپل صاحب نے جلسہ تقسیم اسناد کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ چنانچہ اساتذہ کالج پرنسپل صاحب کے ہمراہ ہال کے غربی دروازہ سے باہر تشریف لے گئے۔ اس طرح یہ پُر وقار تقریب خیر و خوبی اور خوش اسلوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔